احکام الاحادیث

اردو ترجمہ

نیل الاوطار شرح منتقی الاخبار

مصنف

قاضی محمد بن علی بن محمد الشوکانی

ترجمہ

پروفیسر رفیع اللہ شہاب

احکام الاحادیث

اردو ترجمہ

نیل الاوطار شرح منتقی الاخبار

جلد چہارم

مصنّف

قاضی مُحمّد بن علی بن مُحمّد الشوکانی

ترجمہ

پروفیسر رفیع اللہ شہاب

صلح حدیبیہ کے موقع پر رسول اللہ صلعم حج کے لئے گئے تھے نہ کہ عمرہ کے لئے۔ از مترجم)

اس حدیث سے یہ بھی ثابت ہوتا ہے کہ حج چاہے نفلی ہو یا فرض اس کے لئے قربانی کا جانور لے جانا سنت ہے اور یہ کہ اس قربانی کے جانور کی شناخت کے لئے اس کا تھوڑا بہت خون بہانا سنت ہے۔ اسے مثلہ یعنی کان ناک کاٹنے وغیرہ سے تشبیہ نہیں دی جا سکتی۔ اس حدیث سے ایک اور یہ مسئلہ بھی ثابت ہوتا ہے کہ اسلامی حکمران دشمن کے حالات معلوم کرنے کے لئے اپنے سفر کے شروع کرنے سے پہلے جاسوس بھی بھیج سکتا ہے اور یہ کہ جہاد میں قابل اعتبار مشرک سے بھی مدد لی جا سکتی ہے۔ حکمران کے سامنے اگر کوئی مسئلہ پیش ہو جائے تو اسے اپنے لشکر سے مشورہ بھی کرنا چاہیے۔ چاہے یہ مشورہ ان کا دل رکھنے کے لئے ہو یا کسی مصلحت کی بنا پر ہو۔ مزید یہ کہ کافروں کے عورتوں اور بچوں کو غلام بھی بنایا جا سکتا ہے۔ حضرت ابوبکرؓ نے عروہ کو جو گندی گالی دی تھی تو اس سے ثابت ہوتا ہے کہ ضرورت کے وقت گندی گالی سے بھی کام لیا جا سکتا ہے۔ یہ گالی فاشی میں شمار نہ ہو گی۔

حضرت مغیرہؓ جو تلوار لے کر رسول اللہ صلعم کے پاس نگرانی کے لئے کھڑے تھے تو اس سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ دشمن پر رعب ڈالنے کے لئے ایسا طریقہ اختیار کیا جا سکتا ہے ایسا فعل قابل مذمت نہیں سمجھا جائے گا۔ اسی طرح ایسا مشرک جو معاہد کی حیثیت رکھتا ہے تو اس کا مال لوٹ کر مال غنیمت شمار نہیں کیا جائے گا بلکہ اسے یہ مال واپس کرنا ہو گا۔ صحابہ کرام جو رسول اللہ صلعم کی تھوک کو اپنے ہاتھوں میں لیتے تھے تو اس سے ثابت ہوتا ہے کہ انسان کی تھوک اور وضو سے گرنے والا پانی پاک ہوتا ہے اس حدیث سے فال نکالنے کی بھی گنجائش ملتی ہے۔ اس بارے میں ناپسندیدہ بات صرف یہ ہے کہ کسی چیز کے بارے میں بدشگونی سے کام نہ لیا جائے۔ اگر کسی شخص کو اس کے اور اس باپ کے نام سے پہچانا جا سکے تو پھر اس کے دادا کے نام کا ذکر کرنا ضروری نہیں۔ اور یہ کہ دشمن کے ساتھ اس اصول پر بھی صلح کی جا سکتی ہے کہ جس میں بظاہر مسلمانوں کی کمزوری دکھائی دیتی ہو مقصد یہ کہ اگر اس سے شر کو رفع کیا جا سکے تو پھر ایسا کرنے میں کوئی حرج نہیں اسی طرح اگر کسی نے یہ حلف اٹھایا کہ وہ یہ کام ضرور کرے گا لیکن اس کے لئے کسی مقررہ وقت کا ذکر نہیں کیا تو پھر وہ جب بھی چاہے دیر سے اپنے حلف کے مطابق اپنا کام کر سکتا ہے۔ ایک اور مسئلہ جو اس حدیث سے ثابت ہوتا ہے کہ اگر کسی حاجی کو راستے میں روک لیا جائے اور اسے حج نہ کرنے دیا جائے تو وہ اسی جگہ پر احرام کھول سکتا ہے اور یہ کہ حج کی قربانی کو حل' کے مقام پر بھی ذبح کیا جا سکتا ہے یہ جگہ مکہ مکرمہ اور حدیبیہ کے درمیان ہے۔ اس حدیث سے یہ بھی ثابت ہوتا ہے کہ رسول اللہ صلعم کے حکم کی فوری تعمیل ہونی چاہیے اور یہ کہ اگر کفار کے ساتھ معاہدہ کی وجہ سے ان کی طرف سے آنے والے آدمیوں کو چاہیے وہ مسلمان ہی کیوں نہ ہو انہیں معاہدہ میں طے شدہ شہر میں آنے کے بعد تو واپس کیا جا سکتا ہے۔ لیکن اگر وہ مسلمان کسی دوسرے شہر کو چلا جائے تو پھر مسلمان حکمران پر اس کی واپسی لازمی نہیں۔ جہاں تک مسلمان عورتوں کا تعلق ہے تو اس قسم کی شرط کے باوجود انہیں کفار کی طرف واپس نہیں کیا جا سکتا۔ کیونکہ اسلام لانے کے بعد وہ ان کے لئے حرام ہو جاتی ہیں اور یہ کہ اگر کفار کے ساتھ اس قسم کا معاہدہ کیا جائے تو اس میں مردوں کی واپسی کی شرط تو